



ان سے ناروا سلوک سے محفوظ رکھتے ہوں۔ اپنے قوانین کو نافذ کر کے، اپنے عوام کو تعلیم سے آراستہ کر کے اور اپنی معیشت کو بدستور رکھا رکھتے ہوئے، ہندوستان اس امر کو یقینی بنا سکتا ہے کہ خوشحالی اور ایک پھلتی پھولتی معیشت کے مواقع، ہندوستانی آبادی کے ہر گوشے تک پہنچ سکیں۔

دنیا، ہندوستان کی قیادت سے یہ بھی توقع رکھتی ہے کہ عالمی منڈی کے دروازے کھولے جائیں۔ عالمی تنظیم برائے تجارت کے دوجہ راؤنڈ کی تجارتی قراردادیں، ہمارے دونوں ملکوں میں گزروڑوں افراد کو غربت سے نجات دلانے اور معاشی ترقی کو مہمیز کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتی ہیں۔ امریکہ، خدمات، صنعت اور زراعت پر حوصلہ مندانه معاہدوں پر زور دیتا رہا ہے۔ وزیر اعظم سنگھ اور میں سال رواں کے آئندہ دوجہ راؤنڈ کو مکمل کرنا چاہتے ہیں اور اس حدف کے حصول کے لئے ہم لوگ شانہ بہ شانہ کام کریں گے۔ دوجہ کو مکمل کر کے ایک ایسی دنیا کی تعمیر کریں گے جہاں زندگی آزادی سے عمارت ہوگی، تجارت کی آزادی ہوگی اور جہاں خوشحالی اپنا دامن پھیلائے

صدر بش نے ایمبیڈر ڈیوڈ سی ملغورڈ اور سکرٹری آف اسٹیٹ کنڈولیزا رائس کے ہمراہ ۲ ملچ کوئی دہلی میں مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کی۔ صدر نے کہا کہ ہندوستان اور امریکہ مذہبی تکثیریت اور قانون کی عملداری کا احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کی جمہوریت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کا ایک ساتھ امن و یگانگت کے ساتھ رہنا اسی جمہوریت کی مرہون منت ہے۔

گی اور امریکہ اور ہندوستان اس راہ میں قیادت کریں گے۔ باہمی قیادت کے ذریعہ، امریکہ اور ہندوستان دوسرے عالمی مسائل کا حل نکال سکتے ہیں۔ ان بڑے مسائل میں سے ایک مسئلہ توانائی کا ہے۔ امریکہ کی طرح، ہندوستان کی بدستی معیشت اور زیادہ مقدار میں بجلی چاہتی ہے۔ اور اس ضرورت کی تکمیل کا سب سے زیادہ صاف ستھرا اور انتہائی قابل اعتماد طریقہ سول نیوکلیائی توانائی ہے۔ گزشتہ موسم گرما میں، واشنگٹن میں، امریکہ اور ہندوستان کے مابین سول نیوکلیائی ٹکنالوجی اور ہندوستان کے



جمہوریت کے استحکام اور بین الاقوامی چیلنجوں کے مقابلے

- ستمبر ۲۰۰۵ میں مشترکہ طور پر اقوام متحدہ، جمہوریت فنڈ کی شروعات کو یاد کیا گیا اور صلاحیتیں بڑھانے اور ریٹنگ اور تبادلوں کے لئے ایسے تیسرے ملکوں کے لئے جو جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے اس طرح کی امداد کی درخواست کریں، دونوں حکومتوں کے تجربے اور عمارت فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی۔
- ہندوستان اور امریکہ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا کہ جمہوریت کی طرف پیش رفت مشروطی پر ڈالنے کے لئے ایک نمائندہ مقرر کیا جائے جو آئی سی ڈی ٹی کی معاہدات سرگرمیوں میں سہولتیں مہیا کرے۔
- اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ بافضل ارتقا اور اطلاعات مرکزوں کو جو ستمبر ۲۰۰۵ میں قائم کئے گئے ہیں مزید مستحکم کیا جائے اور اس کی خدمات کو مصروف میں لانے کا کوئی عملی پروگرام تیار کرنے کی غرض سے جلد ہی باہمی میٹنگ کی جائے۔
- دو ایس کی منظوری کے لئے جو ایس ایف ڈی کے کارروائیاں تیز کرنے پر اطمینان ظاہر کیا گیا جن کے ذریعہ ایچ آئی وی / ایڈس کے خلاف عالمی سطح پر جنگ کو تقویت پہنچائی جاتی ہے اور اس چیلنج کا مقابلہ کرنے میں کاروباری اداروں کی زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، بشمول ہند امریکہ کارپوریشن فنڈ برائے ایچ آئی وی / ایڈس۔
- باہمی کوششوں کو وسیع کرنے اور تعاون کو علاقوں میں جاری رکھنے پر اتفاق کیا جوشی تحقیق کے علاقے ہیں اور ہندوستان میں فنڈ اور ڈاکٹرز کے سہولتوں کی تکنیکل صلاحیتوں کو مستحکم کرنا اور پرنسپل کے فنڈنگ کے مسئلہ کا مقابلہ کرنے سے متعلق ہیں بشمول اس اتفاق کے جو عملی طریقے تک رسائی، علاقائی مواصلاتی حکمت عملی کی تیار اور علاقے کے نمائندہ کرنے کے منصوبہ اور انسدادی کارروائی کی منتقلی کے متعلق ہیں۔ پرنسپل کے اور عام طور سے پھیلتے والے فنڈنگ کے متعلق بین الاقوامی شرکت کی ۳۰۰ میں میٹنگ کی ہندوستان کی طرف سے بہزبانی کی پیشکش کا صدر نے خیر مقدم کیا۔
- جنگلی جانوروں کی ٹرانسنگ کے خلاف اتحاد میں ہندوستان کی رکنیت کا خیر مقدم کیا گیا جس کے ذریعہ جنگلی جانوروں اور ان کے اعضاء کی ناجائز تجارت کے خلاف جنگ میں ہم تعاون کر سکیں گے۔ پارکوں کے انتظام اور ماحولیاتی سیاحت میں تعاون کے ذریعہ جنگلی جانوروں کے بچاؤ کے جو کام ہم عرصہ دراز سے کرتے آ رہے ہیں ان کو تقویت پہنچانے کے موقع کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ □

سول نیوکلیائی پروگراموں کو بین الاقوامی ایٹمی ایجنسی کی نگرانی میں لانے سے متعلق ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اس نئے ہماری ملاقاتوں میں، وزیر اعظم سنگھ اور میں نے اس تاریخی اقدام کے نفاذ کے لئے ایک منصوبے پر اقرار و اتفاق کیا ہے۔ ہمارا معاہدہ ہمارے دونوں ملکوں کی معیشت اور سماجی کو تقویت دے گا۔

ہندوستان کے سول نیوکلیائی پروگرام پر انتہائی ترقی یافتہ ٹکنالوجی اور بین الاقوامی معیارات کے اطلاق کے ذریعے ہم جہاں اس کے تحفظ میں اضافہ کریں گے وہیں ٹکڑے کے خطرے کو کم کریں گے۔ توانائی سے متعلق اپنی ضروریات کی تکمیل میں ہندوستان کی مدد کر کے ہم ہندوستان، امریکہ اور دنیا بھر میں صارفین کو فوئسل ایندھن کی قیمتوں کے بوجھ سے نجات دلا سکتے ہیں۔ ہم ہندوستان کو اپنے ماحول کا ایک اچھا نگراں بننے میں ہر ممکن تعاون دیں گے اور ہم دونوں ملکوں کے مابین رخصت اعتبار و اعتماد کو مزید تقویت دیں گے۔

امریکہ اور ہندوستان، زراعت میں بھی ایک دوسرے کی انتہائی معاونت کر رہے ہیں۔ امریکہ نے ۱۹۶۰ کی دہائی میں، ہندوستان کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں، ہندوستان کے ساتھ مل کر کام کیا تھا۔ اسی دور میں نورمن بور لاگ جیسے ممتاز امریکی سائنسدانوں نے ہندوستانی کسانوں کو زراعتی ٹکنالوجی سے آشنا کیا تھا۔ یہ آپ کی محنت شاقہ کا ثمر ہے کہ آپ نے گزشتہ نصف صدی میں غذائی پیداوار کو تقریباً تین گنا کر دکھایا ہے۔ اس پیش رفت میں چار چاند لگانے کے لئے میں وزیر اعظم سنگھ کی معیت میں، زرعی علم و آگہی کے میدان میں ایک نیا قدم اٹھانے جا رہا ہوں۔ اس نئے اقدام میں ۱۰۰ ملین ڈالر کی



دہشت ہے۔ دہشت گردوں کا مقصد ایک ایسے نظریے کو نافذ کرنا ہوتا ہے جو تمام سیاسی اور مذہبی آزادی کی لٹی کرتا ہے۔ چونکہ ان دہشت گردوں کے پاس بڑے ملکوں کو براہ راست لٹکانے کی عسکری طاقت نہیں ہوتی، اس لئے وہ خوف کا اسلحہ استعمال کرتے ہیں۔ جب دہشت گرد نیو یارک میں دفتر میں کام کرنے والے معصوم افراد کو ہلاک کرتے ہیں، یا دہلی کے ایک بازار میں خریداروں کا قتل کرتے ہیں، یا لندن میں مسافروں کو دھماکوں میں اڑا دیتے ہیں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہولناکیاں ہمارے ارادوں کو متزلزل کر دینگیں۔ وہ جمہورتوں کو نشانہ بناتے ہیں کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ ہم خائف ہو کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔ دہشت گرد ہمارے ملکوں کو سمجھنے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔ امریکہ اور ہندوستان کو آزادی سے پیار ہے اور ہم لوگ

دہشت کے درد و کرب سے خوب واقف ہیں۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ میں، میرے ملک میں تقریباً ۳۰۰۰ بے گناہ لوگ ہلاک کر دیے گئے جن میں ۳۰ سے زیادہ ہندو نژاد افراد تھے۔ کم و بیش تین مہینے قبل (جیسا کہ تقریر میں کہا گیا)، دہشت گردوں نے، یہاں دہلی میں، پارلیمنٹ ہاؤس پر حملہ کر دیا تھا جو دراصل ہندوستانی جمہوریت کے قلب پر حملہ تھا۔

ہمارے دونوں ملکوں میں، لوگوں نے آزاد معاشروں پر دہشت گردانہ حملوں کے اسباب کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں چند باتیں ہمارے مشاہدے میں آئی ہیں۔ دہشت گرد ایک ایسے عقیدہ نظر پانے کے پیر و ہوتے ہیں جو عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور ان مسلمانوں کو جو ان کے انتہا پسندانہ افکار و خیالات سے اتفاق نہیں کرتے، قتل کر دینے کا حکم

سرمایہ کاری ہوگی۔ اس کا مقصد زرعی تکنکولوجی کی اصلاح کے لئے امریکی اور ہندوستانی سائنسدانوں کے مابین تبادلہ آرائی اور مشترکہ تحقیقات کے فروغ کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ایک ساتھ کام کر کے، امریکہ اور ہندوستان فصلیں اگانے، انھیں منڈی تک لے جانے اور اس طرح ایک دوسرا سبز انقلاب برپا کرنے کے بہتر طریقے تلاش کر سکیں گے۔

امریکہ اور ہندوستان، دوسرے کئی میدانوں میں بھی تعاون کے تاریخی ایجنڈے پر عمل کر رہے ہیں۔ ہم لوگ قدرتی آفات میں راحت رسانی، تحفظ ماحولیات اور تعلیم میں اصلاحات کے لئے بھی مل کر کام کر رہے ہیں۔ ہم لوگ سائنس اور تکنکولوجی میں ایک دوسرے کی انتہائی معاونت کر رہے ہیں۔ ہندوستانی اور امریکی سائنسدانوں کے مابین رواہا کو فروغ دینے کے لئے ہم لوگ، ۳۰ ملین ڈالر پر مشتمل سائنس اور تکنکولوجی کا ایک جدید کمیشن قائم کر رہے ہیں جو باہم تکنکولوجی جیسے امید افزا میدانوں میں مشترکہ تحقیق و جستجو کی مالی معاونت کرے گا۔

ہم لوگ صحت کی اصلاح کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔ اس جہت میں ہم ایچ آئی وی کے خطرے کا سامنا کر رہے ہیں اور ہندوستان میں ملیریا، چپ دق اور پولیو کی پھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک، ایچ آئی وی راپڈ ریسپانڈ کے عالمی چیلنج میں بھی ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ ہندوستان کو اس چیلنج کا مقابلہ براہ راست، کھل کر اور ساج کی ہر سطح پر کرنا چاہئے۔ اور جب آپ اس کے لئے کمر بستہ ہو جائیں تو امریکہ، اس خوفناک مرض کے سیل بلا کو روکنے میں آپ کا رفیق ہوگا۔

ہندوستان اور امریکہ کے مابین رفاقت کے کئی حوصلہ منداناہ مقاصد ہیں۔ اس دنیا میں ہمارے پاس فقید المثل مواقع ہیں۔ ہم انتہائی اعتماد کے ساتھ مستقبل پر نظر ڈال سکتے ہیں کیونکہ ہمارے تعلقات استقر بہتر کبھی نہیں رہے۔ امریکہ اور ہندوستان، عالمی قائدین ہیں اور ہم اچھے دوست ہیں۔ جب ہم مل کر کام کرتے ہیں تو ہم کیا حاصل کر سکتے ہیں اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی۔

دوسرا بڑا مقصد، دنیا کے طول و عرض میں دہشت گردی سے لڑتے ہوئے اور آزادی کو فروغ دیتے ہوئے عہدرواں کے خطرات کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہم دونوں ملک خود اپنی سر زمینوں پر

صدر بش نہ یو پی ای کی چیئر پرسن سونیا گاندھی (اوپر) اور حزب مخالف کے قائد لال کرشن اڈوانی (پائین) سے ۲ مارچ کو دہلی کے موریٹا شیریڈن ہوٹل میں ملاقات کی۔ پس منظر میں لگے ہومسٹر کو اسپین میگزین کے آرٹ ڈائریکٹر ہیمنٹ بھٹانگر نہ بنایا۔



اس کو برقرار رکھنے کے لئے مقابلہ کریں گے۔

وزیر اعظم نے امریکی کانگریس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا ”دہشت گردی خواہ کبھی بھی ہو ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے کیونکہ دہشت گردی کبھی بھی ہو ہر جگہ کی جمہوریت کے لئے خطرہ ہوتی ہے۔“ ان کا خیال صحیح ہے اور اس لئے امریکہ اور ہندوستان، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک دوسرے کے حلیف ہیں۔

۱۱ ستمبر کے حملوں کے بعد، ہندوستانی بحریہ نے، آبنائے میلہ گج کی حفاظت میں مصروف امریکی جہازوں کو فرصت دیکر آپریشن اینڈ پورٹنگ فریڈم کو اہم تعاون دیا تھا۔ ہم ہندوستانی بحریہ کے شکر گزار ہیں۔ آج، ہمارے ملک باہر دہشت، ہوائی اڈوں کی حفاظت اور ساہرہ تحفظ جیسے اہم میدانوں میں ایک دوسرے کو بھرپور تعاون دے رہے ہیں۔ ہمارا عسکری تعاون ہمیشہ سے کبھی زیادہ مضبوط ہے۔ امریکہ اور ہندوستان، اس جنگ میں ساتھ ساتھ ہیں اور اس جنگ کو جیتنے میں بھی ہم ساتھ ساتھ ہونگے۔

ایک طویل مدت کے بعد، امریکہ اور

ہندوستان اس نئے کو بھج پائے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے

کے لئے ان حالات کا تبدیل کرنا ضروری ہے جو دہشت گردی کو جنم دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ مشرقی سے مغرب تک ہم نے صرف ایک ہی قوت ایسی دیکھی ہے جو نفرت کو امید سے بدل سکتے پر قادر ہے اور وہ قوت ہے آزادی بشری قوت۔ آزاد معاشرے، پر امن معاشرے ہوا کرتے ہیں۔

آپ کے پہلے وزیر اعظم، جواہر لال نہرو نے ایک بار کہا تھا ”برائیاں روز روشن کے مقابلے میں، تاریکیوں میں زیادہ پھلتی پھولتی ہیں۔“ امریکہ اور ہندوستان، دونوں مل کر، دنیا کے تاریک ترین گوشوں میں آزادی کی روشنی پھیلانے کا عزم کرتے ہیں۔

تقریباً ۶۰ سال قبل، ہندوستان نے اپنی آزادی و خود مختاری کے لئے مردانہ وار جنگ لڑی تھی۔ آزادی کی جدوجہد میں امریکی عوام بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صدر فرینکلن روز ویلٹ، دنیا کے ان رہنماؤں میں سے ایک تھے جنہوں نے ہندوستان کی آزادی کی حمایت کی تھی۔ کئی دہائیوں کے دوران، ہندوستان نے ایک مضبوط جمہوریت بنالی ہے جس میں مختلف عقائد کے لوگ، آزادی اور



عالمی تحفظ اور سلامتی

- دہشت گردی کے خلاف دونوں ملکوں کے درمیان پہلے سے زیادہ تعاون کو نوٹ کیا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ دہشت گردی ایک عالمگیر مصیبت ہے، اس کے خلاف جنگ کرنا چاہئے اور دنیا کے ہر حصے سے اس کو اٹھا لیجنا چاہئے۔
- دفاع کے علاقے میں امریکہ اور ہندوستان کے درمیان ہند امریکی دفاعی تعلقات کے نئے لانچنگ پوائنٹ پر ۲۸ جون ۲۰۰۵ کو دھچکا کے بعد سے بڑھے ہوئے تعاون کا خیر مقدم کیا گیا جو کہ کامیاب مشترکہ مشنوں، وسیع تر دفاعی تعاون اور اطلاعات کے تبادلے اور مشترکہ طور پر ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے مواقع اور سلامتی کے اور انسانی مسائل سے نمٹنے سے ظاہر ہے۔
- آزادانہ تجارت کے تحفظ اور جہاز رانی کی حفاظت کے متعلق اپنے عہد کی تکرر تصدیق کی اور ایک بحری تعاون لائحہ عمل چار کرکے پر اتفاق کیا تاکہ بحری معاملات میں سلامتی بڑھائی جائے، قزاقی اور سمندروں میں دیگر بین الاقوامی جرائم کو روکا جائے، جہاز اور جہاز کے کام کئے جائیں، بحری آلودگی کے خلاف جنگ کی جائے، قدرتی آفات کا مقابلہ کیا جائے، سب سے خطرناک مقابلہ کیا جائے اور تعاون کی صلاحیتوں کو بڑھایا جائے جنہوں نے فوجی اعانت کا کوئی معاہدہ جلد از جلد کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔
- کینیڈا کے حقائق اقدام میں شرکت کے ہندوستانی ارادے کا خیر مقدم کیا گیا جس کا مقصد عالمی بحری تجارت اور اس کے بنیادی ڈھانچے کو زیادہ محفوظ بنانا اور جہازوں کے کنٹینرز کو بڑے پیمانے پر چننے والے ہتھیاروں کو چھپانے کے مصروف میں لانے کے خطرے کو کم کرنا ہے۔
- بڑے پیمانے پر چننے والے ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے کی بین الاقوامی کوششوں کے لئے اپنی تازہ کاری کا معاہدہ کیا۔
- چینی کے بعد اسی اقدام بحریہ جو ۲۰۰۵ کی بنیاد پر چینی پر قابو پانے میں تعاون کی اہمیت کو اور کسی چینی کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کی بہتر صلاحیتوں کو نوٹ کیا گیا۔
- ساہرہ تحفظ قائم کرنے کی صلاحیت اور بڑھتے ہوئے الیکٹرانک انحصار باہمی کے لئے زیادہ تعاون کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا، جنہوں نے الیکٹرانک ترسیلات اور انتہائی ضروری ڈھانچے کی ساہرہ جراثیم، دہشت گردی اور دیگر خاصا خاصا خطرات سے حفاظت۔

امن کے ساتھ، ایک دوسرے سے مل کر رہ رہے ہیں۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت ہے اور یہ دنیا کی کثیر ترین مسلم آبادیوں میں سے ایک ہے۔ ہندوستان لاکھوں سکھوں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہبی گروہوں کا بھی مسکن ہے۔ اس عظیم سرزمین کے طول و عرض میں یہ تمام لوگ مندروں، مسجدوں اور گرجا گھروں میں آزادی سے عبادت کرتے ہیں۔ مختلف پس منظر رکھنے والے ہندوستانی ایک ساتھ اسکول میں پڑھتے ہیں، ایک ساتھ کام کرتے اور ایک ساتھ ملک کا نظم و نسق سنبھالتے ہیں۔ ایک کثیر نسلی، کثیر مذہبی جمہوریت کی حیثیت سے، ہندوستان دنیا کو یہ دکھا رہا ہے کہ انصاف اور مبرور عمل کو یقینی بنانے کا بہترین طریقہ قانون کی مملداری ہے۔ ناراضگی دور کرنے کا بہترین طریقہ پر امن اظہار کی اجازت ہے۔ انسانی وقار کی عزت افزائی کا بہترین طریقہ انسانی حقوق کا تحفظ ہے۔ ہر اس ملک کے لئے جوئل، مذہب اور تمدن کی بنیادوں پر منظم ہو، ہندوستان ایک امید افزا طریقہ پیش کرتا ہے: اگر انصاف نصب العین ہے تو جمہوریت ہی جادو مطلوب ہے۔

ہندوستان کی جمہوریت کی مثال سے ساری دنیا فیض یاب ہوئی ہے اور اب دنیا کو آزادی کے دائرے میں ہندوستانی قیادت درکار ہے۔ ایک عالمی قوت کی حیثیت سے، ہندوستان کا یہ تاریخی فریضہ ہے کہ وہ اقصائے عالم میں جمہوریت کی حمایت کرے۔ افغانستان میں، جس کا دورہ میں نے ابھی ابھی بدھ کو کیا تھا، دنیا نے یہ امید کرنا شروع کر دیا ہے کہ ہندوستانی قیادت کیا معرکہ انجام دے سکتی ہے۔ جب سے طالبان کو حکومت سے ہٹا دیا گیا ہے، ہندوستان نے، افغانی عوام کو ان کے بیروں پر کھڑا کرنے کے لئے ۵۶۵ ملین ڈالر کی مدد کا وعدہ کیا ہے۔ آپ کے ملک نے قومی اسمبلی کے جملے کو تریب دی اور اب اسمبلی کے منتخب نمائندوں کے لئے ایک یکساں پروگرام ترتیب دے رہا ہے۔ آپ نے حال ہی میں افغانیوں کو ان کی قومی اسمبلی کی عمارت کی تعمیر میں مدد دیا ہے۔ ۵۰ ملین ڈالر کی اضافی رقم دینے کا اعلان کیا ہے۔ کئی سالوں تک مصیبت سہنے کے بعد، افغانی عوام اب ایک آزاد اور امید افزا مستقبل کی آرزو کر رہے ہیں اور وہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے کہ ان کی مصیبت کے انجام میں ہندوستان ان کے دوش پر دوش کھڑا رہا ہے۔

ہندوستان جمہوری دماغوں کے تئیں اپنی قائمہ صلاحیتوں کا مظاہرہ، جگہوں ڈیڈا کر سکی اپنی شی لٹج کی اساس قائم کرنے میں شریک ہو کر بھی کر رہا ہے۔ وزیر اعظم سنگھ اور میں اس بات پر نازاں ہیں کہ دنیا کے طول و عرض میں جمہوریت اور ترقی کے فروغ کے پیش نظر اس اقدام میں ہم پہلے دو معاونین ہیں۔ اب ہندوستان،



بارک اوباما کی سربراہی میں ہندوستان کا دورہ

آزادی کے لئے پیش قدمی دور رواں کی ایک عظیم کہانی ہے۔ ۱۹۳۵ء میں، ہندوستان کی حصول آزادی سے محض دو سال قبل، اس دھرتی پر دو درجن سے کم جمہوریتیں تھیں۔ آج ۱۰۰ سے زائد ہیں اور ایشیا سے افریقہ، مشرقی یورپ اور لاطینی امریکہ تک جمہوریتیں پھیل چکی ہیں اور سرسبز شاہد اب ہو رہی ہیں۔ پوری دنیا دیکھ سکتی ہے کہ آزادی کوئی امریکی قدر یا ہندوستانی قدر نہیں ہے۔ آزادی ایک آفاقی قدر ہے۔ یہ اس لئے کہ آزادی کا سرچشمہ قوت، ہماری قوتوں سے کہیں بڑا ہے۔ مہاتما گاندھی نے کہا تھا ”آزادی خدا کی جانب سے ایک تحفہ ہے۔ اور یہ ہر ملک کا حق ہے۔“ اکیسویں صدی میں داخل ہوتے ہوئے آئیے ہم ان الفاظ کو یاد کریں۔

صدر بیسٹن واشنگٹن
یہوں، نئی دہلی میں
۲ مارچ کو خیر مقدمی
تقریب میں گارڈ آف آنر
کا معائنہ کیا۔

چند دنوں میں، میں امریکہ لوٹ جاؤں گا لیکن ہندوستان کی یادیں ذہن سے کبھی محو نہیں ہوں گی۔ آپ کی جمہوریت کو دوست کہنے پر امریکہ کو ناز ہے۔ ہم لوگ آپ کے مستقبل کے بارے میں پر امید ہیں۔ عظیم ہندوستانی شاعر نیگور نے ایک پارکھا تھا ”تاریخ صرف ایک ہوتی ہے۔ تاریخ انسانی۔“ امریکہ اور ہندوستان دونوں ان الفاظ میں یقین کامل رکھتے ہوئے عازم سفر ہوں گے کہ انسان کی صرف ایک تاریخ ہے۔ اور وہ آزادی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

تعلقات ہیں۔ اسلام آباد دورے کے دوران میں صدر شرف سے ملاقات کروں گا اور ان سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے اہم تعاون اور معاشی و سیاسی ترقی کو ہمیز کرنے کے سلسلے میں کی گئی اپنی کوششوں کے بارے میں گفتگو کروں گا تاکہ اہم پسند اسلام کی اہل کو کم کیا جاسکے۔ مجھے یقین ہے کہ ایک خوشحال اور جمہوری پاکستان، امریکہ کے لئے ایک ثابت قدم دوست، ہندوستان کے لئے ایک پر امن پڑوسی اور عرب دنیا میں آزادی اور اعتماد پسندی کا نقیب ثابت ہوگا۔

نوفیز جمہورتوں کے ساتھ براہ راست معاملہ کر کے اس عہد و پیمانہ کی توثیق کر سکتا ہے۔ دنیا کی نوجیز جمہورتوں کے لئے ہندوستان ایک قابل عمل مثال پیش کرتا ہے کہ ان آفاقی آزادیوں کی شناخت دیتے ہوئے کہ جو مقبول جمہورتوں کی اساس ہیں، کس طرح ایک ملک کی تاریخ و ثقافت کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

ہندوستان کی قیادت اس دنیا کو مطلوب ہے جو آزادی کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ شامی کو یاد سے لے کر براہ شام، وزیر بابو سے اور کیو بائیک مردوزن حریت کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ ایران میں، وہاں کی غیر عوام کو مذہبی خواہش کے ایک چھوٹے سے گروہ نے برہمنا بنا کر انھیں بنیادی آزادیوں سے محروم کر دیا ہے۔ وہ دہشت گردی کی کفالت کر رہے ہیں اور نیکیا کی اسلئے بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے ملکوں کو سبہ جاطور پر یہ تسلیم نہیں کرنا چاہئے کہ ان ملکوں کے عوام خود اپنی مرضی سے طوق تلامی پہننے کو تیار ہیں۔ ہمیں مصلحین اور غیر مقلدین اور سول سوسائٹی تنظیموں کے دوش بدوش کھڑا ہونا ہے اور اس دن کی کاوش کرنی ہے جب ان ملکوں کے لوگوں کو اپنے مستقبل کی تعمیر خود اپنے آپ کرنے اور اپنے پسندیدہ قائدین کا انتخاب کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ ان ملکوں کی عوام کو راتوں رات آزادی نصیب نہیں ہو سکتی لیکن یہ یاد رہے کہ تاریخ کا فیصلہ ان کے حق میں ہوگا۔



جدتوں اور معلومات کی معیشت

- معلومات میں شراکت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ایک دو جوبی سائنس اور ٹیکنالوجی کمیشن قائم کرنے کا اعلان کیا گیا جس کے لئے ہندوستان اور امریکہ دونوں فنڈ فراہم کریں گے۔ یہ کمیشن سائنس اور ٹیکنالوجی میں معاونانہ شراکت کی صورت ڈالنے کا اور صنعتی تحقیق و ترقی کو فروغ دے گا۔
- اس امر پر اتفاق کیا کہ امریکہ اور ہندوستان مل کر ہدیت طرازی، تحقیق اور ٹیکنالوجی کی ترقیوں کو فروغ دیں گے جس کے لئے ایک حقوق الماک، دانش کے قصاں ضابطے بنائے جائیں گے اور حقوق الماک، دانش کے میدان میں اس طرح کام کریں گے کہ مصلحتیں بڑھانے والی سرگرمیوں، وسائل انسانی کے فروغ اور عوامی آگاہی کے پروگرام اس میں شامل ہوں۔
- شہری غلائی پروگرام میں مزید تحقیق جاری رکھنے پر اتفاق کیا جس میں اس طرح کے علاقے بھی شامل ہیں جیسے کہ غلامی تحقیق، سیاروں کی پرواز اور زمینی سائنس۔ امریکہ اور ہندوستان نے ان معاہدوں پر پیش رفت جاری رکھنے کا عہد کیا جن کے مطابق امریکی سیارے اور امریکی پرزے لے جانے والے سیارے خلا میں پہنچانے والی ہندوستانی گاڑیوں کے ذریعہ چھوڑے جائیں گے۔ جس سے دونوں ملکوں کے درمیان تہماتی غلائی تعاون کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔
- ہندوستان کے چاند مشن چندرا یان۔ اس میں امریکی آلات شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ غلائی تحقیق کے ہندوستانی ادارہ اور امریکی قومی غلائی ادارہ ناسا ساتھ ساتھ کی جن یادداشتوں پر بحث کرنے والے ہیں وہ اس راہ میں اہم اقدامات ہوں گے۔
- امریکی ٹکڑے تجارت کے اس پلان کا فیصلہ کیا گیا کہ اسکی ایشیا کونٹینٹس سے مستثنیٰ رکھا جائے جس سے ہندوستان میں باہل شہری کاموں میں لانے والوں کے لئے برآمدی آئٹمز درکار ہوں گے۔